رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 783



## ضعیفی دور کرنے کی تدبیر
### مع ۲۴ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن امریکہ کے سائنسدانوں نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب نکال ہی ڈالی جس طرح لگے بندھے پڑے ہوئے اعضا کو حرکت دیتے رہے جس سے قبض کی شکایات اور دوسری دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہیگا اعضا کو کس طریقہ پر حرکت دینی چاہیے اسکے واسطے ان میں جو بیس تصاویر دی ہوئی ہیں کسی استاد کے سکھلانے کی ضرورت نہیں ہوگی یہ کتاب یاددہانی کیلئے نہایت مفید ہوگی [illegible] پھرنے ورزش کرنے وغیرہ کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے بدہضمی [illegible] و دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم نے خود اسکے مطابق ورزش کرکے بہت فائدہ حاصل کیا ہے مختصر یہ کہ بچے سے جو سب عمل سے بوڑھا پا دور ہو سکتا ہے اس کتاب کی صفحات کو دیکھئے پھر بھی ہم نے بطور نام اسکی قیمت صرف عہ [illegible] رکھی ہے۔

ملنے کا پتہ

**سکھ سنچارک کمپنی متھرا**

---

## نوجوانو

[illegible] جوش جنسی - کمزوری - جریان - احتلام - نامردی - سرعت انزال - دل کی دھڑکن کے مریضو - اگر آپ کو ہندوستانی حکیموں نے ورشت کی [illegible] ہو - علاج کرتے کرتے آپ عاجز ہو گئے ہوں تو [illegible] آخری وقت ہم آپ کے لیے رسالہ **قوت باہ عظمیٰ** پیش کرتے ہیں جس میں مشرق و مغرب کے جدید و قدیم حکیموں اور ڈاکٹروں کے [illegible] سالہا سال کے مشاہدات و تجربات کا نچوڑ کامل و مکمل طور سے بیان کیا گیا ہے جو عورت و مرد کی مواصلت سے تعلق رکھتی ہیں - مباشرت کے قواعد صحبت ممنوعات صحبت لذات - امساک - اولاد نرینہ تندرست اور خوبصورت بچے پیدا کرنے کی تدابیر - خصیہ - عشق - حسن - ازدواج - انتخاب بیوی - تعلقات زوجین - لطف مباشرت - حفظان صحت کے طریقوں وغیرہ وغیرہ کی نہایت عمدگی سے تشریح کی گئی ہے امراض مردانہ کا مفصل اور مکمل بیان اور ان کے رفع کرنے کے لیے صدہا مجرب المجرب - بے خطا - سریع التاثیر کم خرچ بالانشین - بے انتہا مفید جادو اثر نسخہ جات جن کے مجرب و مجرب ہونے پر [illegible] روپیہ دیتے ہیں اور اپنے اسراری نسخے نہیں بتلاتے مصنف صاحب نے بعد کوشش اور صدہا روپیہ خرچ کرکے یہ نسخے حاصل کیے ہیں - غرض رسالہ کا نام درج کیا گیا ہے - اب بھی اگر آپ اپنے دل کی حسرت پوری نہ کیجیے تو آپ کی قسمت اس کتاب کے مضمون کو غلط اور غیر مفید ثابت کرنے والے کو [illegible] روپیہ انعام دیا جائے گا - قیمت [illegible] فی جلد علاوہ محصول

ملنے کا پتہ: **منیجر عظمت بک ڈپو لکھنؤ**

---

## شرطیہ علاج اور دوا مفت

[illegible] مجھ نے مشتہرین کی وہ کثرت ہے کہ کوئی یقین نہیں کر سکتا کہ واقعی کس کی دوا مفید ہے۔ کس فیر مفید ہے ہر کوئی علیحدہ بیان کر کر یقین دلاتا ہے کوئی بہ صحت [illegible] قیمت کا ذکر ہی [illegible] پارسل بھیجتا ہے - غرض [illegible] کا پڑ جاتا ہے میرے پاس [illegible] ہیں [illegible] شاہی [illegible] کے نسخے ہیں اور نہایت فقیری [illegible] کی مقبول و کامیاب ہیں [illegible] انسان کا کام ہو جاتا ہے - [illegible] اس عنوان سے [illegible] کو [illegible] ظاہر کرنے کے لیے کارخانہ کو مشتہر [illegible] کیپسول شباب [illegible] اکسیر

**شباب** [illegible] جریان [illegible] سرعت کثرت، احتلام، ضعف اور [illegible] شباب [illegible] علاج ہے فی الحال [illegible] کے لیے فیصلہ کیا ہے کہ [illegible] مفت تقسیم کرکے [illegible] پیدا کریں [illegible] کافی شہرت اور مفید ثابت ہو جانے پر یقینی اس ماضی نقصان کا بدل ہو جائے گا [illegible] حضرت [illegible] تمام امراض نے پریشان کر رکھا ہو [illegible] عورت سے جتنی [illegible] بچے [illegible] دماغ - دل - معدہ وغیرہ میں [illegible] نہیں [illegible] میں فرق ہو [illegible] کے اثرات کا ہمیشہ و زندگی بھر کے لیے قلع قمع کرنا [illegible] کیپسول شباب صرف ایک روپیہ [illegible] پیکنگ محصول ڈاک [illegible] میں صرف ہوتا ہے [illegible] مفت طلب [illegible] اخبار کا حوالہ [illegible] پھر [illegible] لکھنا [illegible] کیپسول طلب [illegible] بلکہ دونوں [illegible] قیمت [illegible] روپیہ میں [illegible] ہوگا۔

ملنے کا پتہ: **منیجر عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ**

---

## معزز خریدار اور میں

**معزز خریدار** - کیوں صاحب یہ نہایت چمکدار چاندی کے ورق سے [illegible] مڑھی؟

**میں** - یہ تمباکو کی گولیاں ہیں جو پان کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔

**خ** - یہ نہایت ہی خوشنما ہیں کچھ مجھے دکھلائیو۔

**م** - دیکھیے سونے چاندی کے ورق لگے ہوئے ہیں [illegible]

**خ** - واہ! یہ تو نہایت ہی خوشبودار ہیں مشک و عنبر کی خوشبو بڑے غضب کی ہے۔

**م** - جناب پان کا لطف اسی سے ہے اور مزہ تو یہ ہے کہ [illegible] نہیں - عرق گلاب اور کیوڑے میں تیار ہوتی ہیں۔

**خ** - تو ہر شخص کے لوگ اسکو کھا سکتے ہیں۔

**م** - جی ہاں ہر شخص ہر وقت کے لوگ برابر استعمال کرتے ہیں اور طبی [illegible] سے [illegible] کی گئی ہے کہ [illegible] قبض [illegible]

**خ** - واقعی لکھنؤ اور خصوصاً آپ ہی کی دکان کا یہ حق ہے کہ نفاست و عمدگی کی حد کر دی کس قدر [illegible] ہیں۔

**م** - جناب بہت ہی [illegible] روپیہ [illegible] یا [illegible]

**خ** - واقعی ان گولیوں کو دیکھنے کے [illegible] دل میں [illegible] اور ہاں جناب یہ دکان کس نام سے مشہور ہے؟

**م** - **مسٹر ارتضیٰ خاں تاجر تمباکو لکھنؤ**
ہمارا پتہ ہے - **سرائے [illegible] لکھنؤ**

---

## قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اُردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

### چھپ گیا!

یہ پُر از ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہو رہا ہے اس کے صفحات بطور فائل علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتدائے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل ساتھ کر لیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہونگے یہ مرتب فائل انکے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ

المشتہر

**منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ**

جلد ۵۱ نمبر ۱۶

# مضامین غیر

پنجشنبہ ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء

## مکالمہ بے زبانی

دھوتی نے کہا پاجامے سے ہم دونوں بنے ہیں دھاگے سے
جب اصل میں اپنی فرق نہیں پھر فائدہ کیا ہے جھاگے سے
پاجامے نے ہنس کے کہا رشتہ تو جوڑا خوب مگر
کھلتی ہے تو تو پیچھے سے اور میں کھلتا ہوں آگے سے

سید بخش رضا خاں صاحب از سہاگ پور

## علیگڈھ میگزین جوبلی نمبر

### کا معائنہ

کرنے کے لیے نگاہ شوق بڑھی تو پہلے "شذرات" کی اینٹوں اور پتھروں سے وجود میں آنے والی ٹھوکروں نے پرجوش استقبال کیا۔ یہ اینٹیں اور پتھر وہ ہیں جن سے مسلم یونیورسٹی کے باوقر منتظمین اور ہمدردان و معاونین کی تعریفوں کے پل تیار کیے گئے ہیں۔ ان پلوں کی بنیادیں اخلاقی کمزوری کی ملتی ہوئی اور اونچی نیچی سطح پر بد نما خوشامدوں کے پشتوں کی مدد سے قائم کی گئی ہیں۔ ان پلوں سے گزر کر ناظر قبیلے کے اس مرحلے پر پہونچتا ہے۔ کہ افسوس اس عظیم الشان تعلیم گاہ کی امید بخش فضا میں تربیت پانے والے دماغ جب اپنی آزاد خیالی اور عالی نظری کو اس قسم کی ضمیر فروش خوشامدوں پر قربان کر دینا اپنی امارت اور مضمون نگاری کا فرض اولیں سمجھتے ہوں تو ان سے وسعت نظر اور علو تخییل کی امیدیں کیونکر وابستہ ہو سکتی ہیں۔ اس مرحلے کے بعد نشیب و فراز کی مختلف منزلیں پیش آتی ہیں چنانچہ ایک منزل پر ڈاکٹر اقبال کی شاعری کا جلوہ دکھانے کے لیے زور قلم یوں لکھا ہے۔ "جنگ طرابلس میں ایک عفیفہ اور مجاہدہ عرب لڑکی فاطمہ بنت عبد اللہ غازیان اسلام کو پانی پلاتی ہوئی شہید ہو جاتی ہے۔ یہ بظاہر ایک معمولی واقعہ ہے لیکن اقبال کے دردآشنا دل کو تڑپا دینے کے لیے کافی ہے چنانچہ اقبال نے جن پُر گداز الفاظ میں اس حور صحرائی کے ذوق جہاد کا خیر مقدم کیا ہے اُن سے اندازہ ہوتا ہے کہ اُسکا احساس کسقدر قوی بلند اور شرافت سے لبریز ہے"

ناظرین اس عبارت کی شان ملاحظہ فرمائیں کہ ایک ایسے واقعہ کی اہمیت پر کند چھری پھیری جاتی ہے جسکی مثال اس سے قبل شاید ہی تاریخ کو نصیب ہوئی ہو۔ اور یہ کیوں؟ صرف اس لیے کہ اس (بقول مادح) مردہ واقعہ میں جان ڈالنے سے ڈاکٹر اقبال کی شاعری پر خواہ مخواہ مسیحائی کا اطلاق ہو جائے۔ اس دماغ فریب انتظام کے بعد یہ شاعری پیش کی جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے نوٹ بھی مستعد توجہ ہیں۔

اقبال
فاطمہ تو آبروئے اُمت مرحوم ہے
ذرہ ذرہ تیری مشت خاک کا معصوم ہے

نوٹ۔ پہلی ہی بسم اللہ غلط۔ اُمت کو مذکر بنا کر مرحومہ کی بجا، مرحوم لکھا۔ اور اس شہید ہونے والی فاطمہ کو آبروئے اُمت کہہ کر اُمت مرحومہ کی آبرو کو شہید کرتے ہیں۔ یہ ہے قوی احساس کی بلندی اور شرافت۔ دوسرے مصرعہ میں لفظ معصوم نہ معلوم کس مرض کی دوا ہے اور اس واقعہ کو معصومیت سے کیا علاقہ ہے۔

اقبال
یہ سعادت حور صحرائی تری قسمت میں تھی
غازیان دیں کی سقائی تری قسمت میں تھی

نوٹ۔ حور کہہ کر جتنی وقعت بڑھائی تھی صحرائی لکھکر اُسکا اوسط پورا کر دیا ورنہ جسکی معصومیت اور سعادت کی تعریف مقصود ہو اُسکا جنگلی پن ظاہر کرنا کون سی خوبی ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ اس موقع پر لفظ صحرائی اُس گداز کا نمونہ ہو جس کے لیے ڈاکٹر صاحب کے الفاظ کو جناب مادح مخصوص گردانتے ہیں۔ یعنی گداز صحرائی۔

اقبال
یہ جہاد اللہ کے رستے میں بے خوف و خطر
ہے جسارت آفریں شوق شہادت کسقدر

نوٹ۔ قربان جائیے لفظ جہاد کے معنے مادح سے لے کر ممدوح تک۔ ایک کو نہیں معلوم دونوں صاحب نے بھی ذوق جہاد کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ غازیان اسلام کو پانی پلانے یا اس خدمت میں شہید ہو جانے کو خدا ہی جانے جہاد کونسی دُنیا میں کہتے ہیں۔ عام طور پر جہاد کافروں سے لڑنے کا نام ہے اور خاص اصطلاح میں صوفیین کرام جہاد اصغر کافروں سے لڑنے کو اور جہاد اکبر نفس کے زیر کرنے یا اس سے مقابلہ کرنے کو کہتے ہیں۔ کاش دل درد آشنا میں اتنی صلاحیت ہوتی کہ شاندار لفظوں کی تلاش میں کچھ معنی کی بھی پروا کرتا۔

اقبال
یہ کلی بھی اس گلستان خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی

نوٹ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ لانگ جمپ تو ملاحظہ ہو کہ سلسلہ کلام ہی قلابازی کھا گیا ؏
بقول شخصے ابھی کہاں ہے بقول شخصے ابھی کہاں ہیں

میدان جہاد سے تڑپے تو گلستان خزاں منظر کو عبور کرتے ہوئے پہاڑ پر پہونچے یا بھٹی پر یا چولھے پر یا آتشکدے میں۔

اقبال
اپنے صحرا میں بہت آہو ابھی پوشیدہ ہیں
بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں

نوٹ۔ یہ لیجیے۔ گرینک زمین پر منہ پر گلے ہوئے ایک اور قلابازی کھائی تو صحرا میں وارد ہو گئے اور فوراً ہی سنبھلے ہوئے ہائی جمپ کی معرفت بادلوں میں پہونچ کر سوتی ہوئی بجلیوں کی خبر لی۔ اب کون سمجھے کہ گلستان اور کلی کو چنگاری اور خاکستر سے کیا مناسبت ہے اور پھر ان سے آہو کو صحرا کو بادل کو اور بجلیوں کو کیا علاقہ ہے۔ نیز اس واقعہ کے اظہار میں ان چیزوں کی ترتیب ناجائز کس مصلحت اور کس مصرف پر مبنی ہے۔

اقبال
فاطمہ گو شبنم افشاں آنکھ تیرے غم میں ہے
نغمۂ عشرت بھی اپنے نالۂ ماتم میں ہے

نوٹ بھی۔ پھر آگئے آنسو تحصیل میں جہاں سے چلے مگر لطف یہ ہے کہ اس قلیل بے یوں مسافت میں باوجود انتہائی کوشش کے کہیں مناسبت لانے کے ذرا سی بھی ایک لفظ صرف نہیں ہوا۔ فرض ہر چہ کرا ب فاطمہ سے

تخاطب ہیں لیکن اب "آنکھ تیری" کی ترکیب اور ضمیر سمجھ میں نہیں آئی۔ اگر خاک کی آنکھ شبنم افشاں ہے تو اسکو اپنے دعوے پر بہادر عرب لڑکی سے تعبیر کرنا فحش غلطی ہے اور اگر نہیں تو مفہوم کی تحقیقات کے لیے اس کمیشن کی ضرورت ہے جو اندور جاتے جاتے رہ گیا۔ علاوہ ازیں اشک افشانی کے بجائے شبنم افشانی کا عمل جماعی بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ دوسرے مصرعے میں نغمۂ عشرت۔ نالۂ ماتم کی یک جائی ہندو مسلم اتحاد کی تصویر ہے ورنہ اپنے نالۂ ماتم میں اپنے کی ضمیر زائد کا معلوم ہوتی ہے۔ اگر نغمۂ عشرت خود اپنے ہی نالۂ ماتم میں ہے تو نالۂ ماتم بھی اپنے ہی نغمۂ عشرت میں ہو سکتا ہے۔ رہا موقع محل اسکی پروا اس جمناسٹک میں شروع ہی سے نہیں کی گئی لہذا قرینہ مسطل کیا معزول ہے۔

رقص تیری خاک کا کتنا نشاط انگیز ہے
اقبال
ذرہ ذرہ زندگی کے سوز سے لبریز ہے

نوٹ۔ خدا کی پناہ۔ اسلوب بیان اور سلسلہ کلام کسقدر شوخ ہے کہ مفہوم کو کسی ایک پہلو چین ہی نہیں دیتا یعنے پہلے شعر میں جس خاک کا ذرہ ذرہ معصوم تھا اب وہی خاک رقص نشاط انگیز کی بیگار میں پکڑی گئی ہے اور شوخی بر طرہ یہ کہ نشاط انگیزی کی دھن میں زندگی کے سوز کا پھندا باندھا گیا ہے۔ واہ ری شاعری اور واہ ری ماحی۔ وزیر سے چنیں شہریار سے چناں۔

ہے کوئی ہنگامہ تیری تربت خاموش میں
اقبال
پل رہی ہے ایک قوم تازہ اس آغوش میں

نوٹ۔ ہنگامہ اور تربت خاموش۔ قوم تازہ کی پرورش اور آغوش تربت۔ واللہ اس انتظام شاعری کی خوبیوں کو آنکھیں بند کرکے ٹٹولنے میں مذاق سلیم کی وہ حالت ہو جاتی ہے جو کانگریسی ممبروں کی کونسل میں ہوئی یا ہندوستانی وفد کی ابن سعود کی بارگاہ اختیارات میں کاش مداح اقبال یہ ڈھلے ہوئے نثر کے برجستہ فقرے دیکھ لیتے تو انکے مقابلے میں اس شاعری کے انتخاب کی ضرورت نہ رہتی خیر اب دیکھیں۔ پہلا فقرہ۔ بڑی بڑی آنکھوں کے اندھے سے۔ دوسرا۔ دُبلے پتلے موٹے سے۔ تیسرا فقرہ بیٹھے اور اٹھے ننگے سے۔ چوتھا۔ گورے چٹے کالے سے۔ پانچواں سناٹے بولنے لیے سے۔ وغیرہ وغیرہ۔

خلاصہ مضمون یہ کہ ایسی تعریفوں سے شاعری کی جانی ترقیوں کو نقصان پہنچتا ہے اور تعریف کرنے والے کی لفظ انتخاب کے متعلق اظہار نفرت لازم آتا ہے اور یہ ہی وہ تعریفیں ہیں جنکی عرض کو ترجیح دیتی ہے ناظرین دعا کریں کہ تعریف کا یہ مرض صرف بھانڈوں کی قسمت میں رہ جائے اور انھیں کے پھکڑ کی تعریف میں کام آئے۔

یہ خیال کسقدر شگفتہ ہے کہ ڈاکٹر اقبال کی بھری شاعری میں مضمون نگار صاحب کو تعریف کرنے کے لیے ایک یہی بے تکی نظم ملی جس سے معلوم ہو کہ بے جوڑ شاعری کا نمونہ اقبال کے یہاں صرف یہ ہے۔ اس قابلیت پر دعویٰ ہے کہ نئی روشنی کے تعلیم یافتہ اُردو کی عاقبت سنبھالینگے۔ اور یہ صحیفہ بزعم خود توبہ توبہ کعبہ علم و ادب سے شائع ہوتا ہے

آگے چل کر یہی مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں "دیاران لکھنؤ کو حیرت ہوئی کہ ایک جانباز ملت کی تربت قومی حیات کا گہوارہ کیونکر بن سکتی ہے لیکن اگر محفل عزا سے رخصت ہو کر دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اس قسم کی سرفروشانہ موتوں نے ہمیشہ مردہ قوموں کو زندہ کیا ہے"

اے سبحان اللہ خود ہی سوال اور خود ہی خود ساختہ جواب۔ آپ نے یہ کیونکر جان لیا کہ اس مفہوم سے کسی کو اختلاف ہے۔ سوال تو اس نظم کے متعلق یہ ہو سکتا ہے کہ اس مفہوم کو ادا کرنے کے لیے جو الفاظ استعمال کیے گئے ہیں یا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے اُس پر ... کیف خلقت کی مثل صادق آتی ہے یا نہیں اور اسکا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ اور شاعروں کے یہاں بھی مفہوم شاعری اسی تشنیع اور روح مفاصل میں گرفتار نظر آتا ہے چنانچہ یہ مطلع ملاحظہ ہو۔

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی کرمبا ما سقیاں

اور سب سے بڑھ کر یہ کمیٹی ہے کہ محفل عزا سے رخصت ہو کر تاریخ پر نظر ڈالیں۔ کیوں نہیں یہ تو ہر تاریخ میں لکھا ہوتا ہے کہ اے شہید ملت تو امت کی آبرو ہے تیری خاک معصوم ہے تو جو ہر آئی ہے۔ تیری قسمت میں مجاوروں کی سقائی ہے اور اسکو جہاد کہتے ہیں اسی ذوق شہادت سے جسارت کی تولید ہوتی ہے گلستان میں یہ کلی اور خاکستر میں یہ چنگاری بنی تھی اپنے صحرا میں ایسے بستے آہو ہیں اور بادلوں میں بجلیاں سو رہی ہیں آنکھ تیری غم میں شبنم افشاں ہے نغمۂ عشرت اپنے نالۂ ماتم میں ہے تیری خاک کا ناچنا دیکھ کر باچھیں کھلی جاتی ہیں خاک کا ذرہ ذرہ زندگی کے سوز سے منہ تک بھرا ناک تک بھرا ہوا ہے تیری چپ چاپ سنسان تربت میں ہنگامہ برپا ہے اور اس میں قوم تازہ پل رہی ہے۔ اس طرز ادا کا ثبوت تاریخ میں نہ ملے گا تو کیا شاعری میں ملے گا۔ اس سے تو یہی لکھا ہوتا کہ مجلس عزا میں اس قسم کے تذکروں سے کہ شاہ است حسین بادشاہ است حسین دین است حسین دیں پناہ است حسین سر داد و نداد دست در دست یزید حقا کہ بنائے لا الہ است حسین۔ راہ حق میں شہید ہونے کا مقصد ظاہر نہیں ہوتا اسلیے محفل عزا سے اٹھکر اور مرزا احسان علی بیگ صاحب مداح ڈاکٹر اقبال کے حضور میں حاضر ہو کر یہ شاعری سنیں۔

اپنے صحرا میں بہت آہو ابھی پوشیدہ ہیں
رقص تیری خاک کا کتنا نشاط انگیز ہے

تو حقیقت سمجھ میں آئے گی۔ یاران لکھنؤ کی اصطلاح میں شرورہ پیچ سمجھائیں۔ بندہ رخصت ہوتا ہے [illegible]

محمد رستم از بدایوں

پنچ :- جی مولانا رستم - آپ کو چاہیے نہیں ممکن ہے کہ مداح صاحب نے اپنے فقروں میں محفل عزا سے مجلس عزائے حسین مراد نہ لی ہو - اور ان کا مطلب محفل عزائے اُردو ہو - بانجمنی کہ حضرت اقبال جیسے شعور سے اپنے اشعار کی ہفت حلقہ کمند اردو غریب کی گردن میں ڈالے دم نکالنے کی مشق کر رہے ہیں اسی کمند میں فارسی کا گلا بھی پھانسا تھا مگر اسکو ضرر نہ پہنچا تھا اسلیے کہ اُسکا مسکن دور ہے البتہ اُردو کا منکا ڈھل گیا - شاید انکے نزدیک یہ ہم سر ہو گئی پس لکھنؤ والے اسی غم میں بیمار ہیں اور یہ سوگ نشینی مداح صاحب گوارا نہیں فرماتے - وہ اہل لکھنؤ کی عار و غیرت کو مشتعل کرتے اور اپنی متاع کا سہرا بلا تشبیہ اُسی طرح ناز فرماتے ہیں جس طرح آنجہانی موتیا بیچارے ایک سرا میں پڑے دن کاٹا کرتے تھے اتفاق سے دوسرا ہمجنس مہمان ہوا خاطر داری نہ ہو سکی تو بانا سرکی گوش سے بھوک مٹانے کی ٹھہرائی راہ میں کسی نے کہا تو کھا کے پتا پھینک دیا تھا مہمان نے دو تین دن فاقہ کرکے جو یہ نعمت پائی تو پتا پانے کے بعد زبان و بیت و منح میں گھولی - موتیا یار کیا مزے کی چیز ہو گی سی بات پر موتیا صاحب اکڑ کے فرمانے لگے :-

یاروں کے ساتھ رہتے تو ایسی ہی نعمتیں میسر ہوتیں

ان کے دل و دماغ آشنا کو میدان صحرائی کا ذوق جہاد پر گداز الفاظ میں ظاہر کرتے دیکھیے اور محفل عزا کو بیاران لکھنؤ کے حوالے کیجیے خدا وہ دن نہ لائے کہ یہ حضرات اس محفل عزا میں بیٹھیں - ابھی تک شیف ان کے وجود سے خالی ہے جس روز انکا احساس قومی بلند اور فراغت سے لبریز ہوتا ہوا ادھر ڈھلا اُس دن یہ صنف شاعری بھی ابتذال سے دوچار ہو جائے گی -

بات یہ ہے کہ جو لوگ اُردو سے نابلد ہیں انھوں نے اب ایک نئی روش اختیار کی ہے - دلی اور لکھنؤ نے جو محنت اُردو کو لطیف بنانے میں کی تھی بیرونی حضرات اُسے غارت کر کے استاد بننا چاہتے ہیں - اُستادی کی یہ راہ سب سے آسان ہے جس میں لیاقت کی ضرورت ہے نہ محنت کی - جس دو سطریں لکھیں تو

کھا کے پتا پھینکا لندن میں اور انھوں نے یہاں بیٹھے بیٹھے چٹخارے لینے شروع کر دیے - اسوں کے کان ذمنیاں - بجانے اینڈے اینڈے پھرتے ہیں - یہ نظم حضرت اودبار کی خدمت میں بھیجدی گئی ہے اگر انھوں نے توجہ فرمائی تو تخمیس مزے دار ہو گی - دُنیا ابھی ایسی بد مذاق نہیں ہوئی ہے کہ ایسے مداحوں کی ہیج کو ایسی شاعری کے لیے کافی خیال کرنے لگے - اور یہ بھی اُمید نہیں کہ حضرت اقبال اس عجیب و غریب مداحی کے نشے میں سرشار ہو جائیں گے -

---

## دولت کا کوہ ندا

خدا بخشے حاتم طائی کو انکے قصے میں کوہ ندا کا حال لکھا ہے کہ جب کسی کی موت آتی تھی پہاڑ سے اُس کا نام لے کے اوپر انجن لگا ہے جو ہے ایک منادی پکارتا تھا - ادھر اجل گرفتہ شخص نے اپنا نام سنا اور طلسمی اثر نے خدا معلوم کون سا جنون سر پر سوار کر دیا کہ بے تحاشا بھاگا دیوار پر چڑھا اور دوسری طرف پھاند گیا -

یہ طلسم تو اب نہیں ہے نہ لوگوں کو اس طرح مرنے کی عادت ہی باقی ہے مگر یہ کانوں سُنی بات ہے کہ یورپ میں ایک جزیرہ ہے جسے ہم دولت کا کوہ ندا کہہ سکتے ہیں سیکڑوں برس سے دیکھ رہے ہیں کہ دولت نے ادھر حجاب خفا سے منڈیا سر کی اور اُدھر کوہ ندا سے صدا بلند ہوئی -

"دادی چل"

پھر کیا مجال ہے کہ سونا چاندی ہیرا جواہر موتی مونگا - پنا - یاقوت کا تیس بھی اُس خزانے میں دکھائی دے - ہندوستان کی قدیمی رکھی رکھائی دولت کا سولھواں حصہ بھی ہندوستان میں باقی نہیں دو صدیاں گزریں "دادی چل" کی صدا پر لبیک کہتی ہوئی ساری دولت آخر کھنچ گئی جیسے مداری کی آواز پر گولہ دوڑتا ہے - مصر کے سیکڑوں فرعون جو اپنی دولت اپنی ساتھ قبریں سمیٹ لیگئے تھے گوشۂ قبر میں پڑے مگر گو

دیکھئے یہ دولت تو اری چل کی صدا کا خوف کر رہی سکتی تھی دولت کے ساتھ خود بھی نکلنا پڑا اور جھڑیاں بڑی کھال ہے آج بیسیوں عجائب خانوں میں عبرت کا سبق دے رہے ہیں۔ کوئی کھال ٹھونٹا ہے کوئی بال کھینچتا ہے۔ مرنیوں نے مال بھی لیا اور لاش کے بھی کوڑے کر دیے۔

ابھی تک اری چل کی صدا یہ بھی دولت ہوائی تھی جس کی دُم میں جبر کا دھاگا گرکا بندھا تھا مگر مولانا نچ! کیا قیامت ہے کہ جنہ ہندستانی والیانِ ملک باپ دادا کی بچی کی ہوئی کمائی اور قوموں کی بچی بچائی کھنوں از خود جیل میں دبکے دس کو ونا لی آواز پر ہونچنے لگے ہیں۔ چنانچہ تازہ خبر ہے کہ ایک والی ملک جن کا نام جب تک دولت کی طرف سے ٹھگی نہ ہو جائیں لینے کے قابل نہیں دس لاکھ پونڈ کے جواہرات لے کے گئے ہیں۔ فروخت جاری ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ کوہ نور سے کوئی اجل گرفتہ واپس نہیں آیا۔ لہذا مال کو خیر رہی کی مٹی ہے بہت کچھ ہندوستان واپس نہیں آسکتی

اس دس لاکھ پونڈ میں ایک لاکھ پونڈ کے

وارث حقیقی ہوٹل اور تھیٹر کے مالک ہو گئے باقی دلکشا قوموں کے کھیل تماشے پر صرف ہوں گے۔

گئے رہے نو۔ میاں لڑکی دین تو۔ ٹکا بیاہی دیا۔

گئے رہے آٹھ۔ میاں کا گیڑا ٹھا۔ ٹکا تبرائی دیا۔

گئے رہے سات۔ میاں نے پی ذات۔ ٹکا بلوائی دیا۔

گئے رہے چھ۔ بے پی کے ہولی تے۔ ٹکا ٹھوائی دیا۔

گئے رہے پانچ۔ دیکھا سب کا ناچ۔ ٹکا نچوائی دیا۔

گئے رہے چار۔ لیٹی پہ آیا پیار۔ ٹکا چڑھائی دیا۔

گئے رہے تین۔ تھوڑا میں گولی دین۔ ٹکا کھوائی دیا۔

گئے رہے دو۔ میاں گئے کھو۔ ٹکا ڈھونڈھوائی دیا۔

ٹکا بچا ایک۔ میاں نے کوے کیک۔ ٹکا پکوائی دیا۔

چلیے حضرت۔ میاں ٹھن ٹھن گوپال ہیں۔ ہاتھ جھلاتے جوتے بیٹھے چلے آتے ہیں۔ کہاں گئے کہیں نہیں لیکن ڈیوڑھا برابر۔ دمکنوں کی نوازش دے گئے ہم چپت ہیں۔

”واوری چل“

”لبیک“

بعض اہل دولت ایسے بھی ہیں جنہیں اور کوئی بہانہ رعایا کے مال کمسوبہ کے بے دھڑک صرف کرنے کا نہیں ملتا تو بیماری کا بہانہ اور علاج و لکر کا پروانہ حاصل فرماتے ہیں اور صحت کی خریداری سستی کی اُمت سے یوں کرتے ہیں کہ ماٹا فرنگ فقدانقدے کے وطن آتے اور نسل بھر میں بیمار کے مرض پھیلا دیتے ہیں سو واوری اری چل“ دوڑو واوری لبیک“

راقم

## نازنیں نازک فریبا نازک بدن نازک مزاج



Miss Holt.

اشارے

## اللہ ری نازکی صنم جامہ زیب کی
## بارِ گراں ہے پٹ پہ گراں کریب کی

خدا بچائے ایسی نازکی سے۔ ڈول کا وزن اللہ رکھے ۴ من ہے سینہ اور پشت کا گھیر ۳ انچ بازوؤں کا دور ۳۲ انچ۔

موٹر کے پاؤدان پر پنجہ لگا یا تو موٹر کے مرکز

## شاعری جزویست از پیغمبری

لکھنؤ کے مشہور قادر الکلام خوشگو شیریں بیان شاعر جناب پیارے صاحب رشید مرحوم کے حالات زندگی مع تصویر کتابی یہ حضرت رشید کا منتخب مرثیے و رباعی و قصیدہ و غزل و سلام وغیرہ مولفہ سید آغا شہر لکھنوی نہایت محنت سے فراہم کیے گئے ہیں۔ آپ خاندان میر انیس مرحوم کے ایک موقر فرد تھے یہ کتاب سفید چکنے کاغذ پر واضح خط میں صفائی کے ساتھ چھاپی گئی ہے۔ اصناف سخن کے مختلف نمونے اس میں موجود ہیں ادب اُردو کے نازک پہلو دکھائے گئے ہیں۔

قیمت عمہ علاوہ محصول

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

## یہ کوئی نیا معاملہ نہیں کہ آپ کو سمجھانے کی ضرورت پڑے

[illegible]

وہ شاستری جی شنکر گووند جی بام نگر نجہ ندیا داد

دفتر نریندر رنگوچرن لکھنؤ

## دنیائے صحافت میں اضافہ

تم نہیں شنیدہ ہے کہ ایک روزنامہ بنام ”تمرا نہ“ کے نام سے دنیائے اسلام کے صحیح حالات اور سچی خبریں پہنچانے کے لیے بمبئی سے شائع ہونے والا ہے جو کہ صحیح معنوں میں مسلمانوں کا حقیقی ترجمان اور سچا خادم ہوگا۔ امید کہ ناظرین اس کا خیر مقدم کریں گے۔

منیجر روزنامہ تمرا نہ

ناگڈی اسٹریٹ بمبئی




## پولیٹکل نوروز

ابکی نوروز کا یہ نقشا ہے    پنڈ تو بولو کہ کیا ہوتا ہے

تن کی تانت ٹوٹ گئی دوسری طرف سے آزاد ہو گیا۔ اس پلنگ کی قسمت پر حیف جس سے مس صاحب کا جسم مس ہو گیا۔ چولیں ڈھیلی پٹی سیروے کو مرمت بچی کی ضرورت۔ کرسی پر ناز کی جوڑ لگا دیے تو پشتی بان اور پائے دست و گریباں۔ بتیوں کی کلائی میں موچ کسی عاشق زار و نزار پر ترس آیا اور گلے میں ہاتھ ڈال دیا تو سمجھیے موت گلو گیر ہوئی۔

جست کا پاؤ چھٹے پڑا۔ اور سے مراد کی مد طلب آواز بجنے والے سن کے گھبرائیں۔ اور جو ہم آغوشی کی نوبت آ گئی تو گورکن، غسال کی ہنڈیا گرم ہونے میں جو کوئی شک کرے وہ اپنے حساب کا فر۔

مگر اتنا ہم بھی کہیں گے کہ انتہائی مذاق کے معشوق کسی کام کے نہیں ہوتے۔ ایسے پھس پھسے بودے خستہ بھر بھرے جنکے توڑے عہد بھی نہیں ٹوٹ سکتا۔ معشوق ہو تو ایسا ہو جس کا نمونہ تصویر میں دیا گیا ہے۔ تصویر اصلی کی ہو بہو نقل ہے۔ مبالغہ کی ایسی تیسی۔ مس صاحب کی عمر ابھی ۴۰ سال کی ہے۔ آپ کا ذریعہ معاش یہ ہے کہ تھیٹر یا سرکس کا تماشا ختم ہونے کے بعد آپ پانچ منٹ کے واسطے اسٹیج پر آ کے حسن ناز کی کی نمائش فرماتی ہیں۔ لوگ ہنستے تالیاں بجاتے اور خوش ہوتے ہیں۔ آپ ہر وقت سنگار کرتی رہتی ہیں۔ کلا چلے ستر بلا ٹلے۔

## خیالی محفل

نمبر ۳

### سچ کہا ہے واہمہ خلاق ہے

(تحریر ۲۲ اپریل ۱۹۲۶ء)

یہی خواہ ہند۔ پھر اس میں کسی کے باپ کا اجارہ نہیں۔ عائد کی شکایتیں سننے کے لیے گورنمنٹ کیوں آمادہ رہتی ہے۔ وہی مثل ہے کہ تیرا سو میرا۔ میرا سو میرا ہیں۔ اگر کوئی پوچھے کہ پچنی کی رپورٹیں سن کے آپ اعتقاد لی کی جائداد کورٹ کیوں کر لیتے ہیں۔ آپ کو یہ کس طرح حاصل ہوا تو کیا جواب ہے۔ اصل یہ ہے کہ اپنے غلیظ کی بدعملی معلوم ہوتی ہے دوسروں کے عیوب پر نگاہ رکھنے کا دستور عام ہے ؎

عیب ہیں کو جستجوئے عیب ہے
ڈھونڈھتی پھرتی ہے مکھی زخم کو

چلیں رئیسوں کی ریاست کا انتظام اپنے اصول لینا اور تنبیہ کرنا ایک بادشاہ کا فرض ہے دوسروں کو دخل در معقولات کا انہیں کوئی حق نہیں۔ عیوب سب دیکھتے ہیں مگر دیکھنے والا کوئی نہیں۔ بھلا کسی گورنمنٹ میں لاوارث بچوں کی پرورش کا انتظام اتنا مکمل ہے؟ جتنا کہ حکومت نظام میں ہے۔ آپ بتائیے تو سہی یہ اتنی بڑی بڑی تنخواہیں پانے والے حاکم آتے ہیں ان میں سے کسی کا نام بتائیے جو لاوارث بچوں کی پرورش اس طرح کرتا ہو جس طریقے سے نظام دکن کرتے ہیں۔ کوئی لاوارث بچہ ہو اسکی تربیت نہایت معقول طریقوں سے کی جاتی ہے۔ لاوارث لڑکیوں کی شادیاں بھی حکومت کرتی ہے۔ انکو جہیز بھی سرکار سے عنایت ہوتا ہے۔ وہ سڑکوں پر بھیک مانگتی نظر نہیں آتیں۔ شفاخانے موجود ہیں۔ تعلیم گاہیں موجود ہیں۔ میونسپلٹیاں باقاعدہ کام کرتی ہیں۔ محکمے کھلے ہیں جرائم کی تفتیش باقاعدہ ہوتی ہے۔ رشوت کی جانچ برابر کی جاتی ہے رفاہ عام کے کاموں میں جیب خاص سے اتنی رقم دی جاتی ہے جتنی کہ اور کسی شخصی حکومت میں صرف نہیں کی جاتی۔ حکومت بھیک نہیں مانگتی کہ ہر شے پر چندہ مانگے یا ٹیکس لگا کے رعایا کا ناک میں دم کر دے۔ تعصب کے نیل کی سلائی جس کسی کی آنکھوں میں پھر گئی ہو اسے خواہ مخواہ نکتہ چینی کا اختیار ہے۔

اے حضرت خلقت بھیڑیا دھسان ہوتی ہے۔ انجام پر نظر ہو تو سکھانے پڑھانے سے ہرگز عمل نہ کرے۔ قدر ہر نعمت بعد زوال۔ آج اُس آرام کو آنکھیں ڈھونڈھتی ہیں جو واجد علی شاہ مرحوم کے زمانے میں غریب رعایا کو حاصل تھا۔ ارزانی سے ادنیٰ مسکین روزی اختیار پیٹ پالنے کا سامان ارزاں۔ جسم توانا۔ شہر آباد۔

انگلو انڈین: جھوٹ جھوٹ۔ وِل ہر گھر میں پیسا تھا۔ چوری کھوب ہوتا تھا۔ ڈاکو لوگ راہ چلتے لوٹ لیتا تھا۔ مجرم کو کالا جیل کھانا نہیں ہونے سکتا تھا۔ بادشاہ رنڈی بازی کرتا تھا۔

یہی خواہ ہند: جہاں بیاور گوہر آباد ہیں وہاں یہی ہوتا ہے۔ انگلستان کی جمہوریت قمار خانوں میں جو فسادات ہوتے ہیں انہیں دیکھ کے یہ ہرگز قیاس نہیں محال ہے کہ لندن کی گلیوں میں کوئی شخص اندھیں روپیہ لے کے نکلے اور لوٹ مارے بیٹھے کو لائبل بنانہ



### اطلاعنامہ بنام دائنان نسبت تعین تاریخ سماعت درخواست دیوالیہ

بعدالت [illegible] صاحب بہادر اول [illegible] بہرائچ

درخواست دیوالیہ نمبر [illegible] ۱۹۲۶ء

[illegible]

آج بتاریخ [illegible] ۱۹۲۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

[illegible]

مجرم اور عادی مجرم کے لیے سزا کیا ہے۔ [illegible]
بازی ہوٹل تو وہ فوری قتل ہے دوسرے انگلستان
کے بادشاہ بھی سب کے سب متقی و پرہیزگار ورنہ نظام
سلطنت پر ایسی باتوں سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔ بجز ایسے
اور سازش کرنے والوں اور ملک دشمنوں کی جگہ اگر
مصلح موجود ہوں آپس میں لڑنے والے صاحب فہم
ہوں تو جس طرح انگلستان کی شخصیت سے سادہ مہربانی
بھی پرورش پا رہی ہے یہاں بھی یہی طرز عمل ممکن تھا۔
آپ گزشتہ صدی کا اس صدی سے مقابلہ کرنے
فرما نہیں آتی۔ [illegible] چوری قتل اور زنا کے جو آنکڑے
کا حساب لگا کے دیکھیے تو معلوم ہو کہ اس عرصہ میں
نے جرائم کی سالانہ تعداد میں بیس گنا اضافہ کر دیا ہے
عام رعایا منتشر ہے اور وہ خود مسلح مجرموں اور ڈاکوؤں
کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

مسلح ڈاکے جہاں پڑتے ہیں وہاں [illegible] کا جاتا ہے
پھر انہیں جہاد وغیرہ نہیں بچتی۔ ڈاکو صاحب آتے
دروازہ توڑا۔ ایک مکان [illegible] کی جو دو کو گولی ماری
بنا پستول چھاتی پر رکھا [illegible] سب کا
باندھا۔ ہیں وہ چل بسے۔ جاتے جاتے گھر میں آگ بھی
لگا دی۔ ایک مکان غریب ایک ڈاکو کی گنتی میں نہ
ہو سکا گرفتار کرنا یا زخمی کرنا تو در کنار [illegible]
رعایا پر مسلح حکومت کرنا بہت آسان ہے۔

**اینگلو انڈین**: اوہ۔ جو انڈیا میں [illegible] ہو
تو بڑا [illegible] سب لوگ آپس میں لڑ مرے۔

**بہی خواہ**: پھر اسے تو بڑائی کیا ہے۔ [illegible]
لڑائی جھگڑوں کو روک ہی کون سکتا ہے۔ اس قسم کی
خونریزیاں کہاں نہیں ہوتیں۔ کیا قومی سلطنتوں میں
سب ایک دل ایک زبان ہوتے ہیں۔ [illegible] اختلاف
کے باعث کیسی کیسی خونریزیاں ہو چکی ہیں اور
اب بھی ہوتی ہیں۔ ترکی یونان اور [illegible] کا حال دیکھو

**اینگلو انڈین**۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں [illegible] انڈیا میں
کوئی قومی حکومت ہو نہیں سکتی۔

**بہی خواہ**: آپ کی سلامتی میں کہیں بھی قومی حکومت
نہیں ہو سکتی۔ مصر میں بھی نہیں ہو سکتی۔ عراق میں
بھی نہیں ہو سکتی۔ عرب میں بھی نہیں ہو سکتی۔
افریقہ میں بھی نہیں ہو سکتی۔ چند سال پہلے
ایران میں بھی یہی حال تھا افغانستان میں بھی یہی حال
تھا۔ اور جب جنگ آپ کے [illegible] دونوں کا قدم
اور آپ کے [illegible] حریفوں کا وجود ہے کوئی قطعہ
افریقہ کی شیرازہ بندی پر قابو پائے گا کوئی
ریاست اپنے پاؤں پر کھڑی نہ ہو سکے گی۔ [illegible]
برس سے یہی تجربہ ہو رہا ہے۔

**سکھ** صاحب کا خیال صحیح ہے آپ دیکھیے
کہ انگریزی حکومت اتنے زمانے سے ہندوستان
کی اصلاح حال پر متوجہ ہے مگر یہ وہ ملک ہے
جہاں کی خلقت کا دل سیاہ ہو چکا ہے اور ایسا
کسی بہتری کی گنجائش نہیں ہے خصوصاً ایسی
عجب ناہموار قومیں ہیں کہ کسی زمانے میں درست
نہیں ہوتیں۔ اس ناہمواری پر یہ دعوے ہے
کہ ہماری حکومت ہمیں ملنی چاہیے۔ وہی مثل ہے
جو اپنی [illegible] سماتا نہیں [illegible]
میں اپنے اعتبار [illegible] کی تائید نہیں کر سکتا

(باقی آئندہ)

[illegible]

## مولانا پنچ کی نوٹ بک

پائنیر باوجود کشف و کرامات و علم الانساب ہم [illegible]
شاہنشاہ اور [illegible] عالمگیر [illegible] دوست
زمان ہوا تھا جب اسے خبر معلوم ہوئی کہ [illegible]
بارے ایک [illegible] شاہ صاحب دہلی میں وارد
ہوئے ہیں تو وہ نعمت خان عالی کو ہمراہ لے کے
شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ شاہ صاحب
بیٹھے تو غور فقر کے [illegible] چپ بیٹھے رہے مگر آخر
شاہ [illegible] خیال کر علمی لیاقت کو بوجھ اگر [illegible]
بادشاہ کی گردن پر زیادہ ہو جائے تو اچھا ہے اس
وقت میں زیادتی ہوگی [illegible]
[illegible] رسول اللہ کے [illegible]
[illegible] گزرا ہے

آپ جانتے ہیں یہ [illegible] ایسا تھا کہ حاضرین کی
آنکھوں کو روشن [illegible] بنا تھا۔
بادشاہ نے صاحب کی صورت دیکھی صاحب نے
ہاتھ باندھ کے عرض کی:-
ماشاءاللہ ماشاءاللہ باوجود کشف و کرامات جناب مخدوم
در فن تاریخ نیز [illegible] مہارت ہم دارد۔
یہ حال دو تین صدی اسلاف کا ہے جبکہ رسول
اللہ اور سکندر دونوں موجود نہ تھے۔
مگر دو تین ہفتہ اسلاف کا ذکر ہے کہ حضرت پائنیر نے
ابن سعود کے استقلال حکومت حجاز پر ایک تعزیت
کیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ اب کیا ہے سلطان فیصل
(والی عراق) کے لیے [illegible] ہے۔ ابن سعود
کے استقلال سے بیٹے کا [illegible] عراق میں جاری ہو گئے
یہ اندک ثابت شد کہ حضرت پائنیر باوجود کشف و کرامات
[illegible] علم الانساب ہم نیز [illegible] ماہر است۔

### نازکی عالمانہ

اگر [illegible] ہے کہ سلام کرتے ہیں کہ [illegible]
[illegible] کے بیچ کپڑے کا جھلکا آنے ہی [illegible]
[illegible] دی جائے تو شیعہ قوم کی بیماری
[illegible]
تو اس امر واقعی میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ شیعہ کالج کی
تولیت سے بعض مولوی صاحبوں کا استعفا [illegible]
پیش کرنا [illegible] قیمت پر محمول ہے کہ پیرانہ سالی اور
[illegible] کے باعث [illegible] تولیت کے فرائض
ادا نہیں ہو سکتے [illegible] کیا با تولیت اور کجا [illegible]
[illegible] ضعف سے اب یہ حال ہے صاحب
تولیت بھی محال ہے صاحب
آپ دیکھیے اس عمر میں اور تولیت؟ توبہ! توبہ! کون
برداشت کر سکتا ہے۔
بہرحال ہمیں یہ سن کے خوشی ہوئی کہ اب قدر ضعف
و نقاہت لوگوں کے [illegible] جاتا رہا۔ [illegible]
[illegible] الشباب [illegible] الاسباب
[illegible] زیادہ [illegible] وہ پوسٹ سکریٹری ہے
شیعہ کالج ہے [illegible] دیکھیے اور وہاں جاری [illegible] کا

## اصلی کوک شاستر یا بہار عیش

المعروف لذت النساء با تصویر ۶۴ آسن والا

... کوک شاستر ہے جو آجکل ہر کتب فروش سے مل سکتی ہے بلکہ یہ وزیر کشمیر کوک صاحب کے خاص الخاص ریاض کے پرانی کوک شاستر کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے جس کو ابتک عام لوگوں کو تو کیا بڑے بڑے رؤسا کو بھی زیارت نصیب نہ ہوئی تھی۔ اس میں وہ تمام باتیں درج ہیں جنکے جاننے کے لیے آپ سیکڑوں روپیہ برباد کر چکے ہیں۔ اور پھر بھی مطلب حاصل نہیں ہوا۔ یہ کتاب سوائے ہمارے دوسری جگہ ہرگز نہیں مل سکتی اس کتاب میں صد ہا خفیہ اور مخصوص مطلب کی باتیں درج ہیں۔ عورت و مرد کے متعلق تمام اسینہ بسینہ راز اور خاص حالتوں کی۔ عورت و مرد کی بکثرت تصویریں ... ۶۴ بہترین آسن کا مفصل بیان بھی۔ مذہبی۔ اور علمی اصول درج بھی ہیں بعد میں شکایت نہ کریں۔ خفیہ دھڑا دھڑ بک رہی ہیں۔ آج منگا کر حسرت پوری کیجیے ورنہ ممکن ہے کہ پھر اسکی ایک جلد بھی باقی نہ رہے اور سوائے افسوس کے کوئی چارہ نہ رہے گا خبردار دیکھیے غفلت میں نہ رہیے گا۔ قیمت فی جلد دو روپیہ محصول ۳ر علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر جنرل بک سپلائی کمپنی لکھنؤ

## اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۱۹۲۵-۲۴ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد ۵ر مع محصول ڈاک - شائقین جلد طلب فرمائیں

منیجر اودھ پنچ - لکھنؤ

## شرائط ایجنسی

(۱) فقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا -

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی شروع کر دی جائے گی -

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی -

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا علاوہ خاص حالتوں کے پرانا پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے -

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

## سکہ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — کھانسی - ہیضہ - دست - پیٹ درد - قے - دست - سنگرہنی - نظر اور چھاتی کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔

قیمت ۱۰ر میں سب جگہ بکتا ہے

**دود وگیج کیسری** — بچے دودھ پلانے والی ماؤں کے چشمے کھولنے والی لاثانی دوا قیمت ۱۴ر

**بال سدھا** — بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ........ ۱۲ر

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ الف مرزا اینڈ سنس لکھنؤ

## فیٹا

ایک عجیب و غریب طلاء

جو جسم کی خاص فربہی کے لیے مخصوص ہے

نامرد و مجلوق

اپنی حالت چاق و درست کرنے کیلئے طلب کریں

کمزور و تندرست بھی فائدہ اٹھائیں

کوئی تکلیف و خاص پرہیز نہیں

قیمت ۱ عدد برائے عوام تین روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ ۲ عدد برائے امراء عہ دس روپیہ آٹھ آنہ

خرچہ معاف حوالہ اخبار ضرور دیں

پتہ:- رسائن گھر شاہجہاں پور

## اصلی کوک شاستر

معہ عیش المعروف بہ لذت النساء ۶۴ آسن والا ۱ر

**مخزن مذاق** — اپنے ظرافت کا در نگار فن ظرافت و تعلیم مذاق کا بیش بہا جواہر جسمیں معمائے کا قانون سالار غلہ و قہقہہ بازی کا معلم پڑھتے پڑھتے ہنسانے والا بات بات میں ہنسا کر بیمار استقلال کی ذم بکانے والا ہیں ہر عشرت کی برتا جی جسکے مطالعہ سے ہر شخص زندہ دل ہو سکتا ہے قیمت فی جلد ......... ۸ر

**شمشیرِ رنگین** — جسمیں ہندو مسلم نفاق کے تباہ کن نتائج کے ساتھ ساتھ تعصبات مذہبی کی نقصان رسانیوں اور اتفاق و اتحاد کی برکتوں کے دلچسپ ڈرامے کا نقشہ کھینچا گیا ہے قیمت ......... ۱۲ر

۲۰ ناول دو روپیہ میں - حجم تقریباً ایک ہزار صفحہ - ممتاز بیگم - طلسم حیرت - رشتۂ الہام - جدید باقری ۲ر

منگانے کا پتہ:- منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ

## سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامۂ عراق

عجیب دلچسپ نظم ہے پڑھیے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ........ ۶ر

ٹکٹ بھیجیے یا وی پی اور منی آرڈر کی ضرورت نہیں ہے۔

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

## ہر بیماری کا علاج خود کرلو

جو صاحب حکیم تلسی پرشاد اگروال کی بنائی ہوئی کتاب تجربات تلسی کا مطالعہ کرینگے وہ اپنی دنیز دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی خوبی کے ساتھ کرنے کے قابل بن جاویں گے اور اگر وہ چاہیں تو اسکے ذریعہ دوا و علاج میں سیکڑوں روپیہ کما سکتے ہیں ہر ایک بیماری کے وہ وہ نایاب نسخے مندرج ہیں جو کوڑیوں کے مول تیار ہو کے اور اکسیروں کے فائدے دکھلاتے ہیں قیمت فی کتاب ایک روپیہ علاوہ محصول چار آنہ یا ایک سادہ کارڈ لکھ کر مفت لو۔ جو صاحب دل اردو پڑھ لکھے ہیں نام و پورے پتے کے لکھ کر بھیجیں گے ان کو ... رسالہ مفت بھیجا جائے گا۔

المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علی گڑھ شہر (یوپی)